روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱/۷۶ | جمعرات ۲۶ شعبان ۱۴۱۱ھ، ۱۴ امان ۱۳۷۰ ہش، ۱۴ مارچ ۱۹۹۱ء | نمبر ۶۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کسی تعصب میں مبتلا نہیں

"جماعت احمدیہ کسی قومی تعصب میں مبتلا ہو کر خیال کا اظہار نہیں کرتی، نہ تعصب میں مبتلا ہو سکتی ہے، کیونکہ ہمارے دل توحید نے سیدھے کر دیئے ہیں۔ کوئی کجی ان میں نہیں چھوڑی۔ ہماری وفا توحید کے ساتھ ہے اور توحید جس کے دل میں جاگزیں ہو جائے اور گڑھ جائے اس کے دل میں مصیبتیں جگہ پا ہی نہیں سکتیں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان کو ہر قسم کی کامیابی کے موقع پر ایک خوشی ہوتی ہے۔ قرآن شریف سے تین قسم کی خوشیاں لہو۔ لعب۔ تفاخر معلوم ہوتی ہیں۔ لہو میں اشیاء خوردنی شامل ہیں اور لعب میں شادی وغیرہ کی خوشیاں اور تفاخر میں مال وغیرہ کی خوشیاں۔ یہ تین قسم کی خوشیاں ہیں۔ ان سے باہر کوئی خوشی نہیں ہے۔ مگر یاد رکھو کہ کامیابیاں اور یہ خوشیاں دائمی نہیں ہوتی ہیں۔ بلکہ اُن کے ساتھ دل لگاؤ گے، تو سخت حرج ہو گا اور رفتہ رفتہ ایک وقت آجاتا ہے کہ ان خوشیوں کا زمانہ تلخیوں سے بدلنے لگتا ہے۔

دُنیا کی کامیابیاں ابتلا سے خالی نہیں ہوتی ہیں۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔ ---------- (الملک: ۳) یعنی مَوت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ ہم تمہیں آزمائیں۔ ---------- کامیابی اور ناکامی بھی زندگی اور مَوت کا سوال ہوتا ہے۔ کامیابی ایک قسم کی زندگی ہوتی ہے۔ جب کسی کو اپنے کامیاب ہونے کی خبر پہنچتی ہے، تو اس میں جان پڑ جاتی ہے اور گویا نئی زندگی ملتی ہے اور اگر ناکامی کی خبر آجائے، تو زندہ ہی مر جاتا ہے۔ اور بسا اوقات بہت سے کمزور دل آدمی ہلاک بھی ہو جاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۹۷-۹۸)

درخواستِ دعا

امریکہ سے بذریعہ ٹیلی فون اطلاع ملی ہے کہ ہمارے داماد عزیزم ڈاکٹر نسیم احمد جو میرے میاں کے بھتیجے بھی ہیں تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔

تمام بزرگوں، بھائیوں، بہنوں اور عزیز بچوں کی خدمت میں عزیز کی صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ شافیٔ مطلق اپنی قدرتِ کاملہ سے ان کو جلد مکمل شفا عطا فرما کر فعّال لمبی زندگی سے نوازے اور بیماری کے ہر طرح کے اثرات کو محض اپنے فضل سے زائل فرما دے۔

امۃ الرشید

بنت حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)۔

چندہ وقف جدید

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ فرماتے ہیں "کوشش یہ ہونی چاہیئے اس میں تعداد زیادہ ہو۔ کثرت کے ساتھ احمدی بچے، عورتیں، بوڑھے اس میں شامل ہوں اور رقم اتنی رہے عام چندے کے لحاظ سے کہ خاندانوں پر بوجھ نہ پڑے۔ حضور نے اس سلسلے میں مزید فرمایا کہ اس تحریک کے ساتھ میں نئے سال کا اعلان کرتا ہوں اور اس اعلان کے ساتھ میں یہ بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جماعت کی دیگر مالی ذمہ داریوں پر اس کا اثر نہیں پڑنا چاہیئے، اس شرط کے ساتھ یہ تحریک کی جا رہی ہے کہ کسی جگہ سے بھی یہ شکوہ نہیں پھر آنا چاہیئے کہ آپ نے ایک اور تحریک کر دی تھی۔ اس لئے ہمارے فلاں چندہ میں کسی قسم کی کمی آگئی یا DIVERSION ہو گئی کسی اور طرف اس کے نتیجے میں کمی آگئی ہے۔"

اپنے نفوس کی اصلاح کے ساتھ ساتھ اپنے ماحول کی بھی اصلاح کرو

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"میں تکلّف کرنے والوں میں سے نہیں ہوں"۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یہ آپؐ کا اسوہ ہے کہ میری زندگی اور میرے رہن سہن میں تمہیں کوئی تکلّف نظر نہیں آئے گا اور آپ نے دیکھا ہو گا اور یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ جو احمدی ایسے ہوں جن میں یہ چھوٹی سی کمزوری ہو اس کو بھی دُور ہونا چاہیئے کیونکہ اس سے فرق اور امتیاز میں فرق آتا ہے بعض لوگ ہوتے ہیں کہ کپڑا پہنا ہو گا اور مٹی پر بیٹھنے سے پرہیز کریں گے حالانکہ کئی دفعہ زمین پر بغیر کپڑا بچھائے بیٹھنا ثواب کا موجب بن جاتا ہے یا اگر ان کے کپڑوں پر کہیں مٹی لگ جائے تو فوراً جھاڑ پھونک شروع کر دیتے ہیں اور اپنے کپڑوں سے مٹی اڑانے لگ جاتے ہیں جس چیز سے بچتے ہیں اس سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں بہر حال بعض دفعہ مٹی پر بیٹھنا بھی ثواب کا کام بن جاتا ہے ایک دفعہ مجھے یاد ہے سٹھیالی میں ہمارے احمدیوں کے دو گروہوں میں آپس کا اختلاف پیدا ہوا اور وہ نامعقول حد تک پہنچ رہا تھا ہم وہاں گئے لمبا قصہ ہے مختصر کروں گا تو میں نے دونوں گروہوں کے لیڈروں کو کہا آؤ چلو میرے ساتھ۔ ان کے ساتھی ایک دوسرے کو غصہ دلانے کی باتیں کر کے بھڑکا رہے تھے اور وہ صلح کی طرف مائل نہیں ہو رہے تھے۔ میں ان کو باہر لے گیا۔ ایک کھیت میں ہم آرام سے بیٹھ گئے اور میرے دماغ کے کسی کونے میں بھی یہ خیال نہیں آیا کہ کپڑوں کو مٹی لگ جائے گی۔ زمین پر بیٹھ گئے۔ ان سے باتیں شروع کیں اور آدھ پون گھنٹہ میں آرام کے ساتھ ان کی صلح ہو گئی کیونکہ اکیلے تھے اور ان کو جوش دلانے والا کوئی

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۴ امان ۱۳۷۰ہش ـــــ ۱۴ مارچ ۱۹۹۱ء

مشکلات کا وقت

اُمّتِ مسلمہ اس وقت جن مشکلات میں گھری ہوئی ہے شائد اس سے پہلے اس پر ایسی مشکلات کبھی وارد نہیں ہوئیں۔ ایک دوسرے سے اختلاف، ایک دوسرے پر تشدد، غیروں کے ساتھ مل کر اپنوں کی تباہی۔ اور اس عمل کا تسلسل ایک ایسی بات ہے جو ہر اُس شخص کو جو انسانیت کا درد رکھتا ہے۔ اور جس کا دل مسلمانوں کے لئے تڑپتا ہے اور پگھلتا ہے، انتہائی مضطرب کر دیتی ہے۔

عراق کا کویت پر حملہ بہت بڑی غلطی تھی۔ ایک مسلمان مُلک کا دوسرے مسلمان مُلک کو ہڑپ کرلینا اور اس پر تشدّد کا عمل جاری کر دینا ایک بہت بڑا سانحہ تھا لیکن بات علاقائی تھی اور اس علاقے کے تمام لوگ مل جُل کر اس کا تصفیہ کر سکتے تھے۔ مسلمانوں کی ایک عالمی تنظیم بھی موجود ہے وہ اگر اس قضیئے کی طرف توجہ دیتی تو اس کا حل کوئی ایسی مشکل بات نہ تھی۔ لیکن ہوا یہ کہ بعض اسلامی کہلانے والے ممالک نے غیر مسلموں کی مدد کے ساتھ یہاں ایک قیامت برپا کر دی۔ اور وہ یہ بھی نہ سمجھے کہ غیر تو اس موقع کی تلاش میں تھے۔ وہ تو دیر سے چاہتے تھے کہ کوئی ایسے حالات پیدا ہوں ـــــ یا پیدا کر دیئے جائیں کہ انہیں ہاتھ ڈالنے کا موقع مل جائے۔

خلیج میں جو تباہی ہوئی ہے اس کے نتائج دور رس ہوں گے۔ اسرائیل کی موجودگی کے باوجود یہ سب جانتے ہیں کہ خلیج کا علاقہ مسلمانوں کا علاقہ ہے لیکن اگر مسلمانوں کے اس علاقے میں اسرائیل کو سُپر پاور بنا دیا جائے تو پھر یہ علاقہ حقیقت میں یہود ہی کا ہو جائے گا۔ نام کو تو وہاں مسلمان حکمران ہوں گے لیکن ان کے سر پر اسرائیل اس طرح بیٹھا ہو گا کہ اس کی بات چلے گی۔ جنگ کے خوفناک نتائج میں سے ایک یہ نتیجہ نکلے گا۔ اور یہ سب سے زیادہ خوفناک ہو گا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے خلیج کی جنگ کے متعلق اپنے حالیہ خطبات میں بہت سی وضاحتیں فرمائی ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ان وضاحتوں کو زیادہ سے زیادہ وسیع حلقہ تک پہنچائیں اور اس کے ساتھ ہی جیسا کہ حضور نے فرمایا ہے دُعائیں کریں۔ اور کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس علاقہ کو غیر کے تسلّط سے محفوظ رکھے۔ اور مسلمانوں کو سمجھ عطا کرے کہ اپنے معاملات آپ ہی طے کرنے میں خیریت ہے۔

فتح کس کی، شکست کس کی ہے
یہ تو تاریخ ہی بتائے گی
ظُلم کا جس پہ بھی لگا الزام
اس کی قسمت اسے رلائے گی

ـــــ ابوالاقبال

زباں نہ روک قلم کو بھی ہاتھ سے نہ گرا
نہ کہہ سکے گا وہ کل بھی، جو آج کہہ نہ سکا

زمانہ رات کی ظلمت سے تو شناسا ہے
یہ بات کیا ہے کہ دن کو بھی ہے اندھیرا سا

گِروں گا جس پہ وہ کھو دے گا تاب اُٹھنے کی
جو ہاتھ مجھ پہ اُٹھے گا وہ ٹوٹ جائے گا

رواں دواں ہوں مَیں اپنے جلو میں ضو لے کر
یہی تو مہر و مہ و کہکشاں کا ہے رستہ

کچھ ایسے بوجھ ہیں کرتے ہیں چُور جسموں کو
مگر کچھ ایسے ہیں دیتے ہیں رُوح کو بھی تھکا

ہماری آنکھ کسی اور سمت کیوں اُٹھے
ہیں جس کے دَر پہ وہ مالک ہے سب جہانوں کا

چھلک گئیں مری آنکھیں تو ڈوب جاؤ گے
رُکا رہے تو یہ سیلاب کچھ نہیں کرتا

جو آج کرتی ہے دُنیا یہ سوچ کر تو کرے
رقم کرے گا بھلا کیا قلم مؤرّخ کا

خدا کرے کہ نسیمؔ اس قدر سکت تو ملے
کہ مَیں جو چاہوں تو رُک جائے زورِ دریا کا

نسیمؔ سیفی

تدبیر بھی ایک مخفی عبادت ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"یاد رکھو تدبیر بھی ایک مخفی عبادت ہے۔ اس کو حقیر مت سمجھو۔ اس سے وہ راہ کُھل جاتی ہے جو بدیوں سے نجات پانے کی راہ ہے۔ جو لوگ بدیوں سے بچنے کی تجویز اور تدبیر نہیں کرتے ہیں وہ گویا بدیوں پر راضی ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ ان سے الگ ہو جاتا ہے۔" (ملفوظات جلد نمبر ۷ صفحہ ۲۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک بت پرست بلکہ بت ساز گھرانے میں پیدا ہوئے تھے۔ اور چلڈیا کے ایک شہر کسریم کے رہنے والے تھے۔ ان کے خاندان کے لوگوں کا گذارہ ہی بتوں کے چڑھاوؤں اور بت فروشی پر تھا۔ والد بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ اور چچا کی آغوش میں انہوں نے پرورش پائی تھی۔ جس نے ان کے ہوش سنبھالتے ہی اپنے بیٹوں کے ساتھ آپ کو بھی بت فروشی کے کام پر لگا دیا۔ حقیقت سے ناآشنا چچا کو یہ معلوم نہ تھا کہ جس دل کو خالق کون و مکان چن چکا ہے۔ اس میں بتوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہو سکتی۔ پہلے ہی دن ایک امیر گاہک جو اپنی عمر کی انتہائی منزلیں طے کر رہا تھا اور تھا بھی مالدار۔ بت خریدنے کے لئے آیا۔ بت فروش چچا کے بیٹے خوش ہوئے کہ آج اچھی قیمت پر سودا ہو گا۔ بوڑھے امیر نے ایک اچھا سا بت چنا اور قیمت دینے ہی لگا تھا کہ اس بچہ کی توجہ اس گاہک کی طرف ہوئی اور اس نے سوال کیا میاں بوڑھے! تم قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہو تم اس چیز کو کیا کرو گے اس نے جواب دیا کہ گھر لے جاؤں گا۔ اور ایک صاف اور مطہر جگہ میں رکھ کر اس کی عبادت کروں گا۔ یہ سعید بچہ اس خیال پر اپنے جذبات کو نہ روک سکا۔ اور پوچھا تمہاری عمر کیا ہو گی۔ اس نے اپنی عمر بتائی اور اس بچہ نے نہایت حقارت آمیز ہنسی ہنس کر کہا کہ تم اتنے بڑے ہو اور یہ بت تو ابھی چند دن ہوئے میرے چچا نے بنوایا ہے کیا تمہیں اسکے سامنے سجدہ کرتے ہوئے شرم نہ آئے گی۔ نہ معلوم اس بوڑھے کے دل پر توحید کی کوئی چنگاری گری یا نہ گری لیکن اس وقت اس بت کا خریدنا اس کے لئے مشکل ہو گیا اور وہ بت وہیں پھینک کر واپس چلا گیا۔ اسطرح ایک اچھے گاہک کو ہاتھ سے جاتا دیکھ کر بھائی سخت ناراض ہوئے۔ اور انہوں نے اپنے باپ تارہ کو اطلاع دی جس نے اس بچے کی خوب خبر لی۔ یہ پہلی تکلیف تھی۔ جو اس پاک باز ہستی نے توحید کے لئے اٹھائی۔ مگر باوجود چھوٹی عمر اور کمسنی کے زمانہ کی یہ سزا جوش توحید کو سرد کرنے کی بجائے اسے اور بھی بھڑکانے کا موجب ہوئی۔ سزا نے فکر کا دروازہ کھولا اور فکر نے عرفان کی کھڑکیاں کھول دیں۔ یہاں تک کہ بچپن کی طبعی سعادت جوانی کا پختہ عقیدہ بن گئی اور آخر اللہ تعالیٰ کا نور ذہنی نور پر گر کر الہام کی روشنی پیدا کرنے کا موجب ہو گیا۔ اور خدا تعالیٰ نے آپ کو دنیا کی اصلاح کے لئے نبوت کے مقام پر سرفراز فرما دیا۔

کیونکہ حضرت ابراہیمؑ کے تمام خاندان کا گذارہ ہی بتوں کی فروخت پر تھا۔ اور تارا خود بت پرست تھا۔ جیسے کہ بائبل کی کتاب یشوع باب ۲۴ آیت دوئم سے ثابت ہوتا ہے۔ اسلئے ان کے چچا اور چچازاد بھائیوں نے ان کو مشورہ دیا کہ ہم پروہت ہیں اور ہمارا گذارا ہی اس پر ہے۔ اگر تم نے بتوں کی پرستش نہ کی تو ہمارا رزق بند ہو جائے گا۔ مگر آپ نے نہایت دلیری سے جواب دیا۔ کہ جن بتوں کو انسان اپنے ہاتھ سے گھڑتا ہے۔ ان کو میں ہرگز سجدہ نہیں کر سکتا۔ اس جواب کی اہمیت کا اندازہ ہر شخص نہیں کر سکتا صرف وہی کر سکتا ہے۔ جسے قربانی کرنے کا موقعہ ملا ہو۔ آج جبکہ منظم حکومتیں دنیا میں موجود ہیں۔ اس پرامن زمانہ میں بھی میں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگوں پر جب صداقت کھل جاتی ہے تو وہ مجھے لکھتے ہیں کہ اگر ہم احمدی ہو جائیں تو ہمارے گذارا کی کیا صورت ہو گی۔ ہمارے ساتھ ہمدردی کی کیا صورت ہو گی۔ آج جب احمدیت کو قبول کرنے میں کوئی خاص تکالیف نہیں ہیں۔ سوائے معمولی تکالیف کے اچھے اچھے تعلیم یافتہ بڑی عمر کے اور بیوی بچوں والے یہ سوال کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ہمدردی کی کیا صورت ہو گی۔ گذارہ کا کیا انتظام ہو گا۔ لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام جو یتیم ہونے کی وجہ سے پہلے ہی شکستہ دل تھے۔ اور جن کا پہلے ہی کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ اپنے چچا کے ہاں اور اسکی مہربانی سے پرورش پا رہے تھے۔ وہ اپنے دل سے یہ سوال نہیں کرتے کہ اب گذارے کی کیا صورت ہو گی۔ بلکہ بلا سوچے بہادرانہ طور پر یہ جواب دیتے ہیں کہ جن بتوں کو انسان خود گھڑتے ہیں ان کو میں سجدہ نہیں کر سکتا۔ بعینہ اسی قسم کا واقعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی پیش آیا۔ جب ایک لمبے عرصے تک آپؐ نے شرک کے خلاف تعلیم دی اور ایک لمبی کوشش کے بعد اہل مکہ آپؐ کو اور آپ کے صحابہؓ کو دوبارہ اپنے دین میں شامل کر لینے سے مایوس ہو گئے تو مکہ کے رؤسا آپ کے چچا ابوطالب کے پاس گئے اور کہا کہ آپ کی خاطر ہم آج تک آپ کے بھتیجے سے نرمی کرتے رہے ہیں مگر ہمارے سایہ کے نیچے رہتے ہوئے اس نوجوان نے ہمارے معبودوں کو بہت بری طرح ذلیل کیا ہے۔ ہم اس پر سختی کر سکتے تھے۔ مگر ہمیں آپ کا لحاظ تھا۔ اسلئے ہم نے اس سے وہ وہ سلوک نہ کیا جس کا وہ مستحق تھا مگر اب یہ بات ہمارے لئے ناقابل برداشت ہو گئی ہے اور ہم یہ آخری پیغام لے کر آپ کے پاس آئے ہیں کہ آپ اسے سمجھائیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ اپنی تعلیم پیش نہ کرے بلکہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے معبودوں پر سختی سے حملہ نہ کرے۔ اور تبلیغ میں نرمی کا پہلو رکھے اور اگر وہ آپ کے کہنے سے اتنا بھی کرنے کے لئے تیار نہ ہو تو آپ اس سے قطع تعلق کر لیں اور ہم پر اس کا معاملہ چھوڑ دیں۔ اور اگر آپ اس کے لئے بھی تیار نہیں ہیں تو گو ہمارے دلوں میں آپ کا بہت ادب ہے اور آپ کے خاندان کو فضیلت حاصل ہے۔ لیکن اب معاملہ اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ ہم صبر نہیں کر سکتے اور آپ سے بھی ہمیں مجبوراً قطع تعلق کرنا پڑے گا۔ ابو طالب مومن نہ تھے اور ایمان کے بعد جو بہادری انسانی قلب میں پیدا ہو جاتی ہے اس سے محروم تھے۔ وہ رئیس تھے اور ان کے نزدیک سب سے بڑی بات یہ تھی کہ ریاست سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا خطرہ ان کے سامنے تھا۔ سارا مکہ ان کو سلام کرتا تھا۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑنے کا نتیجہ یہ ہو سکتا تھا کہ کوئی ان کو منہ بھی نہ لگاتا اور یہ کوئی معمولی بات نہ تھی۔ اس قسم کی عزتوں کے لئے لوگ بڑی بڑی قربانیاں بھی کر دیتے ہیں۔ اور ایک ایک سلام کے لئے مرا کرتے ہیں۔

حضرت امام جماعت (الاول) اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے سنایا کرتے تھے کہ جب آپ تعلیم سے فارغ ہو کر نئے نئے بھیرہ میں آئے تو بعض مولویوں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ یہ وہابی ہے اور بعض نے آپ کے خلاف کفر کے فتوے کی تحریک شروع کر دی۔ اسوقت اس علاقے میں ایک معزز پیر صاحب بھی تھے۔ جنکا بھیرہ اور اس کے نواح میں بہت اثر تھا۔ فتویٰ کفر شائع کرنے والے۔ انکے پاس بھی گئے کہ دستخط کر دیں۔ باقی مولویوں سے تو حضرت امام جماعت (الاول) اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے۔ کے دوست نہ ڈرتے تھے۔ مگر ان پیر صاحب کے متعلق انہیں ضرور خیال تھا کہ اگر یہ بھی مولویوں کے ساتھ مل گئے۔ تو فساد بڑھ جائے گا۔ اسلئے آپ کے دوستوں میں سے ایک زیرک دوست پیر صاحب کے پاس پہنچے اور کہا کہ سنا ہے مولوی لوگ آپ سے فتویٰ لینے آئے تھے۔ پیر صاحب نے کہا کہ ہاں آئے تھے اور جو باتیں وہ کہتے تھے ٹھیک ہیں اور میرا ارادہ ہے کہ فتویٰ دے دوں۔ اس پر اس دوست نے کہا کہ آپ تو پیر ہیں۔ اور سب نے آپ کو سلام کرنا ہے۔ نورالدین خواہ کچھ ہو آپ کو سلام تو ضرور کرتا ہے اور اگر آپ نے فتویٰ دے دیا تو وہ اور ان کے دوست آئندہ آپ کو سلام نہیں کریں گے۔ اس پر پیر صاحب گھبرا گئے اور کہنے لگے بھلا ہم پیروں کا فتووں سے کیا تعلق۔ آپ مولوی صاحب سے کہہ دیں کہ سلام نہ چھوڑیں۔ اس دوست نے آکر حضرت امام جماعت (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے سے کہا میں اسطرح کر آیا ہوں اور اب پیر صاحب چاہیں گے کہ آپ ان کو سلام کریں۔ آپ نے فرمایا ہمارا کیا حرج ہے کر لیں گے چنانچہ وہ دوست پھر پیر صاحب کے پاس گئے اور پیر صاحب سے کہا کہ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ پیر صاحب بڑے آدمی ہیں ہم ان کو سلام کیوں نہ کریں گے۔ اس پر پیر صاحب بہت خوش ہو گئے اور کہنے لگے کہ اچھا ہم فلاں روز اسطرف سے گذریں گے۔ مولوی صاحب سے کہنا کہ ضرور سلام کریں۔ چنانچہ پیر صاحب مولوی صاحب اللہ تعالےٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے کے مطب کے سامنے سے گذرے اور حضرت مولوی صاحب نے اپنے دوستوں سمیت باہر نکل کر ان کو سلام کیا۔ پیر صاحب نے گھوڑا کھڑا کر لیا اور حضرت مولوی صاحب سے باتیں کرنے لگے۔ کہ دیکھو ہمارے پاس مولوی لوگ فتویٰ کے لئے آئے تھے۔ مگر ہم نے انکار کر دیا۔ کہ ہم کو ان باتوں سے کیا تعلق ہمیں سب نے سلام کرنا ہے۔ یہ واقعہ شہر میں پھیل گیا اور پیر صاحب کے مرید اس تحریک سے الگ ہو گئے۔

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد

لکھتے ہیں:۔

اُمید ہے کہ آپ خیریت و عافیت سے ہمہ تن خدمتِ دین میں مصروف ہوں گے۔ آپ کی مصروفیات کی ایک اطلاع تو اخبار الفضل سے ہو جاتی ہے جو ہر روز بہت سی قیمتی باتیں اپنے جلو میں لے کر آتا ہے۔ اس دفعہ آپ کو حضور انور کے ارشاد پر جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کا موقع ملا۔ یہ موقع یقیناً آپ کے لئے ایک یادگار موقع تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی آپ سے ملاقات بلکہ ملاقاتوں کے کئی مواقع ملے۔ اور کئی جگہوں پر آپ کے خطابات سے بھی استفادہ کیا۔ برطانیہ کی مختلف جماعتوں میں آپ کی قیادت میں مرکزی نمائندگان کے دورہ کا جو پروگرام حضور انور کی ہدایت کی روشنی میں ترتیب دیا گیا تھا اس کی خوشکن یادیں بھی قائم و دائم ہیں۔ پچھلے دنوں شمالی انگلستان اور سکاٹ لینڈ کی جماعتوں کے دورہ پر گیا تو بہت سے دوستوں نے اس دورہ کا ذکر کیا اور میں نے محسوس کیا کہ حضور انور نے ان نمائندگان کو دورہ پر بھجوا کر جماعتوں میں بیداری اور علمی استفادہ کا ایک نادر موقع جماعتِ برطانیہ کو عطا فرمایا۔ اُمید ہے کہ آپ کو بھی یہ دورہ خوب یاد ہو گا۔ پھر بیت الفضل لندن میں علمی تقاریر کا سلسلہ بھی بہت خوب رہا۔ اس سلسلہ کی سب سے پہلی تقریر آپ ہی کی تھی اس سے اگلے روز غالباً آپ کی روانگی تھی۔ ان تقاریر کی وجہ سے مشن ہاؤس میں خوب رونق رہی اور مختلف علمی موضوعات پر تقاریر سے احباب نے خوب استفادہ کیا۔ یہ باتیں ہیں جو آپ کو خط لکھتے ہوئے آپ کی آمد کے ضمن میں ذہن میں اُبھریں۔ لیکن آپ تو ـــ ایک وسیع النظر صحافی اور مربیٔ احمدیت ہیں آپ نے یہاں اس ملک میں ایک لمبے عرصہ کے بعد آ کر کیا دیکھا اور کیا محسوس کیا؟ مجھے اُمید ہے کہ آپ کبھی فرصت ملنے پر قارئینِ الفضل کو یہ دلچسپ اور مفید روداد ضرور سنائیں گے۔ اس طرح بہت سے قارئین الفضل جو حضور انور کی دُوری میں ماہیٔ بے آب کی طرح مچلتے ہیں۔ اور ہجر کی طویل راتیں ہیں پہلو بدلتے زندگی کے دن گزار رہے ہیں ان کو بھی کچھ ایسی تفصیلات کا علم ہو گا جو اُن کے لئے یقیناً موجبِ تسکین و تسلی ہوں گی۔ مجھے اس بات کا اس وجہ سے بھی احساس ہے کہ گذشتہ سال کے آخر اور سال رواں کی ابتداء میں جب مجھے فیملی سمیت قادیان اور ربوہ جانے کا موقع ملا تو ہر دو جگہ پر ہر احمدی دوست نے حضور انور کی خیریت اور مصروفیات کا پوچھا اور جب بھی کسی مجلس میں اس موضوع پر اظہارِ خیال کا موقع ملا تو یوں محسوس ہؤا کہ دوست یہ چاہتے ہیں کہ یہ بیان کبھی ختم نہ ہو۔ زیادہ سے زیادہ معلوم کرنے کا جذبہ ناپیدا کنار دکھائی دیا اور کیوں نہ ہو کہ دل و جان سے پیارے آقا کی مصروفیات اور حالات کا علم پا کر بھی یقیناً یہ احساس ایک قسم کے یقین میں بدلنے لگتا ہے کہ ہم اپنے آقا سے دُور نہیں بلکہ یوں کہئے کہ وہ آقا مہربانی سے ہمارے بہت قریب آ گیا ہے۔

جس جذبہ کا میں ذکر کر رہا ہوں اس کے بیان میں خود نہ جانے کہاں سے کہاں نکل گیا۔ بات مختصر یہ ہے کہ محبوب کے ذکر میں ایک لذت ہوتی ہے جس سے کوئی صاحبِ دل انکار نہیں کر سکتا۔ اور جتنی یہ محبت حقیقی اور سچی ہو اتنا ہی یہ ذکر محبوب اور پیارا ہو جاتا ہے۔ اُمید ہے کہ آپ کبھی موقع نکال کر اپنے تجربات سے قارئین کو محظوظ فرمائیں گے بلکہ میں تو یہ عرض کروں گا کہ جو بھی صاحبانِ قلم یہاں تشریف لا کر کچھ وقت آقا کے قرب میں گذار کر خوشیوں سے جھولیاں بھر کر گھروں کو جاتے ہیں انہیں بھی چاہیئے کہ وہ اپنے تاثرات اور مشاہدات اور برکات کی تفصیل کو صفحۂ قرطاس پر منتقل کیا کریں تا کہ وہ بھی اس رُوحانی لذت میں کسی حد تک شریک ہو سکیں جو اپنی مجبوریوں کے سبب اپنے آقا کے دیدار سے اب تک محروم چلے آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادت ساری دُنیا کے احمدیوں کے نصیب کرے کہ وہ ہمارا پیارا آقا ہے اور ہم سب اس کے ادنیٰ خدام اور چاہنے والے۔

دُعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری کمزوریوں اور گناہوں سے درگذر فرماتے ہوئے ایسی نمایاں اور مقبول خدمات کی توفیق عطا کرے جو اس کے حضور ابدی سرخروئی کا موجب بن جائیں۔ (اے اللہ تو ایسا ہی کر)

مکرم چوہدری صفدر نذیر صاحب

گولیکی لکھتے ہیں:۔

امید ہے آپ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ بخیریت و عافیت ہوں گے عرض ہے کہ سب سے پہلے آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ہمارے مشن کے نام الفضل جاری کر دیا ہے جو ہمیں بنڈلوں کی صورت میں ملتا رہتا ہے۔ ایک بنڈل کی اخبار میں پڑھ لیتا ہوں تو دوسرا بنڈل مل جاتا ہے ۔۔۔۔ عرصہ سے دل چاہ رہا تھا کہ آپ کو خط لکھوں مگر مصروفیت کے باعث ایسا نہ کر سکا۔ معذرت خواہ ہوں ورنہ دعاؤں میں تو یاد رکھتا ہوں اُمید ہے حسبِ وعدہ آپ بھی دُعاؤں میں یاد رکھتے ہوں گے۔

الفضل خدا کے فضل و کرم سے نہایت اعلیٰ مضامین اور شذرات و نوٹس اور اداریہ اور دل کو موہ لینے والے شعروں کے ساتھ ترقی کی راہوں پر گامزن ہے۔ اللہ تعالیٰ نظرِ بد سے بچائے۔ اخبار پڑھ لینے کے بعد تشنگی نہیں رہتی اور جب چار پانچ اکٹھے پڑھتا ہوں تو مزہ اور بھی دوبالا ہو جاتا ہے۔ آج کے ماحول کے مطابق حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رُوحانی خزائن اور حضرت فضل عمر کی قیمتی نصائح اور اس پر مزید آپ کے بیان کی وارفتگی چار چاند لگا دیتی ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ کوئی سامنے بیٹھا دھیمے اور پیارے لہجے میں دل کو موہ لینے والے انداز میں باتیں کر رہا ہے۔ اور اخبار پڑھتے ہوئے دل میں خوف و رجاء کے جذبات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ بعض باتیں معمولی معلوم ہوتی ہیں مگر آپ کے قلم کے نیچے آ کر وہ نہایت قیمتی لعل بن جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ زورِ قلم اور زیادہ کرے۔

میں نے ۔ بنین سے متعلق مکرم وکیل التبشیر ربوہ کو ایک مضمون بھیجا تھا کہ وہ آپ کو بھی برائے اشاعت دے دیں معلوم نہیں ملا یا نہیں یا قابلِ اشاعت ہی نہیں تھا۔ (ابھی تک تو نہیں ملا ۔ ادارہ)

مکرم ناصر احمد صاحب لکھتے ہیں:۔

"حضرت صاحب کا مکتوبِ گرامی مورخہ ۱/۱/۵ جو کہ آپ کے نام ہے اور الفضل صفحہ ۱۱ پر شائع ہؤا ہے۔ گذشتہ ملاقات پر میں نے آپ کے دفتر میں حاضر ہو کر پڑھ لیا تھا۔ دوبارہ پڑھ کر پہلے سے بھی زیادہ لطف آیا۔ میں حیران اور پریشان ہوں اور یہ بات میری ناقص عقل میں نہیں آتی کہ حضرت صاحب اتنی بے پناہ مصروفیتوں کے باوجود کس طرح اس طرح کے شاندار اور محبت بھرے ذاتی خطوط کے لئے وقت نکال لیتے ہیں۔ مجھے تو چند ایک گنے چنے اور محدود دوستوں، احباب کے خط آتے ہیں۔ جن کے جواب میں بھی بعض اوقات مہینوں تاخیر ہو جاتی ہے۔ حضرت صاحب دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں کس طرح چوبیس دنوں (بلکہ اس سے بھی زیادہ) کا کام کر لیتے ہیں۔

آج کے اخبار الفضل مورخہ ۲۷ ر جنوری میں حافظ قدرت اللہ صاحب سابق امام دارالذکر ہیگ کا مضمون نما خط "پرانی یادوں" کے بارے میں پڑھ کر بہت لطف آیا۔ حضرت قائدِ اعظم مرحوم کے ساتھ جوان کی کوئٹہ اور لندن میں ملاقاتیں ہوئیں۔ اگر حافظ صاحب ان ملاقاتوں کا علیحدہ خط میں تفصیلی ذکر کر دیں تو یہ بات ریکارڈ پر آ جائے گی۔ اگر آپ مجھے حافظ صاحب کے لندن کے ایڈریس سے آگاہ فرما دیں تو میں یہ درخواست ان سے براہ راست بھی کر دُوں۔ میں یہ خط جلدی جلدی تحریر کر رہا تھا کیونکہ لوڈ شیڈنگ کا وقت (رات آٹھ بجے) ہونے کو تھا اور یہی ہؤا۔ لائٹ چلی گئی اور اب میں باقی خط موم بتی کی مدھم روشنی میں لکھ رہا ہوں۔

محترمہ ڈاکٹر امۃ الشکور صاحبہ گیمبیا

سے لکھتی ہیں:۔

"کل یہاں میری زندگی کا ایک خوشگوار واقعہ ہوا۔ بات یہ ہے کہ میری ایک مقامی عورت ہمسائی ہے اور وہ عیسائی ہے۔ وہ اتوار کو چرچ سے واپس آئی تو سیدھی میرے پاس آئی کہ آج ہمارے چرچ میں آپ لوگوں کا ذکر رہا۔ پوچھنے پر بتایا کہ آج جو منسٹری تقریر کر رہا تھا وہ کہہ رہا تھا کہ تم لوگ (علاج وغیرہ کے لئے) "مرجبو" کے پاس نہ جایا کرو (یہاں یہ بات واضح کر دوں کہ "مرجبو" لوگ تعویذ اور گنڈے کرتے ہیں اور یہ لوگ یعنی گیمبین بہت اعتقاد کے ساتھ ان کے پاس جاتے ہیں اور ہزاروں روپیہ خرچ کرتے ہیں) بلکہ خدا سے دعا کیا کرو اور کسی اچھے ڈاکٹر سے علاج کروایا

باقی صـ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے خاندانی حالات میں اس امر کی صراحت موجود ہے کہ آپ کے بزرگوں کو قادیان کے نواح میں ۸۵ دیہات پر مالکانہ حقوق حاصل تھے۔ ان دیہات کی آمدنی بالعموم دینی علوم کی اشاعت و ترویج اور علماء کی سرپرستی اور غرباء کی خبر گیری پر خرچ ہوتی تھی۔ سکھوں کے عہدِ حکومت میں اس خاندان پر بہت مظالم ہوئے یہاں تک کہ اس خاندان کو مجبوراً قادیان چھوڑ کر کپورتھلہ کی ریاست میں ایک مقام بیگووال میں پناہ لینی پڑی۔ تنگی کا یہ زمانہ رنجیت سنگھ کے عہد تک چلتا رہا۔ رنجیت سنگھ کے زمانہ میں اس خاندان کو قادیان اور پانچ نواحی گاؤں واپس مل گئے اور اس طرح حالات بہتر ہونے شروع ہوئے۔ انگریزی عملداری شروع ہونے پر یہ پانچ گاؤں بھی اس خاندان کے قبضہ میں نہ رہے اور جہاں کئی دوسرے مشہور خاندانوں نے انگریزوں سے اپنی خدمت کے عوض بڑی بڑی جاگیریں حاصل کیں۔ حضور کے خاندان کی پرانی جاگیر بھی جاتی رہی۔ یہ قریباً وہی زمانہ ہے جس میں حضور کو خدائی کفالت کی بشارت ملی اور اس کے بعد کے حالات بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس طرح کفالت فرمائی کہ دنیا میں کوئی ماں باپ یا حکومت اس طرح کفالت نہیں کر سکتے۔

حضور اپنے ایک شعر میں خدائی کفالت کے اس عظیم رحمانی جلوے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

(ترجمہ) پہلے تو دسترخوان کے بچے کھچے ٹکڑے میرے حصہ میں آتے تھے مگر اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی خاندان میرے دسترخوان پر پل رہے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے خدائی کفالت کا یہ روز افزوں سلسلہ برابر جاری ہے اور اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک بہت بڑا نشان ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے خاندان کو کپورتھلہ سے جو تعلق تھا اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ جماعت کے قیام کے بعد کپورتھلہ کے بعض فدائی اور مخلص بزرگوں کو جماعت میں شامل ہونے اور اخلاص و پیار کا شاندار نمونہ دکھانے کا موقع ملا جس کی وجہ سے حضور نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا:۔

"کپورتھلہ کی جماعت دنیا میں بھی ہمارے ساتھ ہے اور قیامت (یا جنت) میں بھی ہمارے ساتھ ہوگی۔"

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد نے اپنے والد بزرگوار حضرت منشی ظفر احمد صاحب کی زبانی ایک بہت ہی پیارا واقعہ بیان فرمایا ہے جو ان کے اخلاص و فدائیت کا مظہر ہے فرماتے ہیں:۔

"ایک دفعہ حضور لدھیانہ میں تھے کہ میں حاضر خدمت ہوا۔ حضور نے فرمایا آپ کی جماعت ۶۰ روپے ایک اشتہار کی اشاعت کے لئے برداشت کرے گی؟ میں نے اثبات میں جواب دیا اور کپورتھلہ واپس آکر اپنی اہلیہ کی سونے کی تلڑی فروخت کر دی اور احباب جماعت میں سے کسی سے ذکر نہ کیا اور ساٹھ روپے لے کر میں اڑ گیا اور لدھیانہ جا کر پیش حضور کر دیئے۔ چند روز بعد منشی محمد روڑا صاحب بھی آپہنچے۔ میں وہیں تھا۔ ان سے حضور نے ذکر فرمایا کہ آپ کی جماعت نے بڑے اچھے موقعہ پر امداد کی۔ منشی روڑا صاحب نے عرض کی جماعت کو یا مجھے تو پتہ بھی نہیں۔ اس وقت منشی صاحب کو معلوم ہوا کہ میں (یعنی ظفر احمد) وہ روپیہ اپنی طرف سے پیش کر چکا ہوں۔ اس پر منشی صاحب بہت ہی ناراض ہوئے اور حضور سے عرض کیا کہ اس نے ہمارے ساتھ بہت دشمنی کی جو ہم کو نہ بتایا۔ حضور نے منشی روڑا صاحب کو فرمایا۔ منشی صاحب! خدمت کرنے کے بہت سے مواقع آئیں گے۔ آپ گھبرائیں نہیں۔ منشی صاحب اس کے بعد ایک عرصہ تک مجھ سے ناراض رہے۔"

کتنی عجیب وجہ ناراضگی ہے اور کتنا عمدہ نظارہ نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے اور مسابقت اختیار کرنے کا ہے۔

حضرت منشی روڑا صاحب کا ایک ایسا ہی واقعہ حضرت فضل عمر اکثر بیان فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ منشی صاحب تشریف لائے اور حضور کی خدمت میں کچھ پیش کرتے ہوئے بے اختیار رونے لگے اور روتے روتے بمشکل یہ بات بتائی کہ میری بہت زیادہ خواہش تھی کہ حضور (بانی سلسلہ احمدیہ) کی خدمت میں کچھ سونا پیش کروں مگر باوجود کوشش کے اپنی معاشی حالت کی وجہ سے اس میں کامیاب نہ ہو سکا اور اب مجھے سونا پیش کرنے کی سعادت تو حاصل ہو رہی ہے مگر حضور دنیا میں موجود نہیں ہیں اور زار و قطار روتے ہوئے اشرفیوں کا نذرانہ پیش کیا۔

کپورتھلوی بزرگوں کی فدائیت اخلاص و پیار کی برکت ہی ہے کہ انہیں حضور نے مذکورہ بالا بشارت دی۔ خدا کرے کہ اخلاص و فدائیت کے ایسے شاندار نمونے ہماری جماعت میں ہمیشہ ہی پائے جاتے رہیں۔

یاد رفتگان ـــــ جاوید اقبال ناصر ۔ مربی سلسلہ

مکرمہ حسن بی بی صاحبہ

میرے والد صاحب ۱۹۶۲ء میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور ان کے ایک سال بعد ۱۹۶۳ء میں پیاری دادی جان کو بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ جب ہمارا خاندان احمدی ہوا تو بہت سی مشکلات سے دوچار ہونا پڑا اور سب سے زیادہ مشکلات کا سامنا آپ کو کرنا پڑا۔

خاکسار جب جامعہ احمدیہ میں پڑھتا تھا تو آپ ہر وقت میرے لئے دعا کیا کرتی تھیں۔ میں جب چھٹیاں ختم ہونے کے بعد گھر سے ربوہ کے لئے روانہ ہوتا تو دعا کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی فرماتیں۔ کہ "میرا بیٹا جاوید ابھی سے پردیسی ہو گیا ہے اور وہ کونسا دن ہوگا جب میرا بیٹا مربی بن کر آئے گا۔"

آپ بہت سی صفاتِ حسنہ کی مالک تھیں۔ دیندار، سادہ طبیعت، رحمدل، مہمان نواز، دعا گو خاتون تھیں۔ آپ کی طبیعت میں نرمی تھی۔ اولاد کی تربیت آپ نے اس طرح نرمی سے کی تھی کہ کبھی بھی سخت الفاظ آپ کی زبان پر نہ آتے تھے۔ ہمارے ابا جان کو بھی سمجھاتیں کہ بچوں سے نرمی کے ساتھ پیش آنا چاہیئے۔

علماء سلسلہ اور مربیان کرام کا دل سے احترام کرتیں ان کی بہت عزت و تکریم کرتیں اور ان کے پاس بیٹھ کر جماعت کے حالات دریافت کرتیں اور حضور کی صحت و عافیت پوچھتی رہتی تھیں اور جب میں گھر آتا تو مجھ سے بھی پوچھتی تھیں کہ حضور ربوہ کب تشریف لائیں گے۔

اپنا چندہ آخری دم تک اپنے ہاتھوں سے ادا کرتی تھیں۔ گھر میں جب کسی کو دینی خدمت یا کسی غریب کی مدد کی توفیق ملتی اور آپ کو اس بات کا پتہ چلتا تو بہت خوشی کا اظہار کیا کرتیں۔ ہمیں اکثر یہ بات کہتی رہتی تھیں کہ احمدیت کو کبھی کسی سے نہ چھپانا اور خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرنا۔

آپ نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں اور جمعہ پر بلاناغہ جاتی تھیں۔ آپ اکثر دعا کیا کرتی تھیں کہ خدایا چلتے پھرتے ہی اس جہان سے بلا لینا۔ چند دن بیمار رہیں اور جس دن فوت ہوئیں انہوں نے جسم میں تکلیف محسوس کی اور تھوڑی سی بیماری کی شکایت بھی تھی۔ ہم آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ہمیں پتہ بھی نہیں چلا اور آپ کی روح پرواز کر گئی۔ (ہم خدا تعالیٰ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف ہمارا لوٹنا ہے)۔ احمدیہ قبرستان راجن پور میں ۸ مئی ۱۹۹۰ء کو مدفون ہوئیں۔ سچ ہے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی نیکیوں کو قبول فرمائے اور ان سے عفو و درگذر کرے اپنی جنت کے دروازے ان پر کھولتا چلا جائے اور ان کے مرقد پر رحمتوں کی بارش برساتا رہے۔

ذیابیطس کے مریضوں کیلئے خوراک کے متعلق تجاویز

○ ایک ہی مقدار کے ۲ یا ۳ کھانے دن میں آہستہ اور چبا کر کھائیے۔

○ زیادہ ریشے والے کھانے مثلاً بغیر چھنے آٹے کی روٹی، سبزی اور پھل وغیرہ کا استعمال کیجئے۔

○ گھی، مکھن یا تیل میں پکے کھانوں سے پرہیز کیجئے۔

○ چکنائی سے مبرا دودھ استعمال کیجئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات — نون ۔ سین

گورباچوف کیخلاف سازش؟

سوویت یونین میں صدر میخائل گورباچوف کو نیچا دکھانے بلکہ انہیں صدارت سے معزول کرنے کی ایک رو چل رہی ہے۔ سب سے بڑی فیڈریشن کے لیڈر یلسٹن کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے میخائل گورباچوف سے استعفیٰ دینے کو کہا ہے۔ اگرچہ بعض مبصرین کا کہنا ہے کہ ان کے اس مطالبے سے یہ خطرہ پیدا ہوگیا ہے کہ ملک میں سول وار ہوجائے۔ لیکن وہ اس سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ سوویت یونین کی بہبود کے لئے اور خاص طور پر اسکی اقتصادیات کو بہتر بنانے کے لئے لیڈر شپ میں تبدیلی کے خواہاں ہیں۔

ایک کوشش صدر میخائل گورباچوف کے خلاف جو کی جارہی ہے اس کا ذکر ان کے وزیر اعظم ویلنٹن پیپ لوف نے اس رنگ میں کیا ہے کہ کرنسی کا کاروبار کرنے والے ملک میں افراطِ زر کو زیادہ سے زیادہ اوپر کی سطح تک لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ سوویت یونین سے باہر ڈالر کے بدلے سوویت یونین کی کرنسی روبل خریدی جارہی ہے تاکہ اس تمام خریدے ہوئے روبل کو واپس سوویت یونین بھیج کر وہاں افراطِ زر کی کیفیت پیدا کر دی جائے اور اگر افراطِ زر زیادہ ہوجائے تو یقیناً اقتصادیات پر بہت بُرے اثر کا امکان ہوتا ہے۔ اور چونکہ اس وقت سوویت یونین اقتصادیات ہی کے بحران سے گزر رہا ہے۔ اس لئے کرنسی کا کاروبار کرنے والوں کا خیال ہے کہ یہ بھی ایک طریق ہے جس سے گورباچوف کو نیچا دکھایا جاسکتا ہے۔ وزیر اعظم پیپ لوف نے کہا ہے کہ گذشتہ دنوں ہم نے کچھ ایسے گروہ بھی دیکھے ہیں جو کولمبیا مافیا گروہوں جیسے ہیں۔ اور یہ زیادہ تر بلیک مارکیٹ میں کام کرتے نظر آئے ہیں۔ سوویت یونین کے سابق وزیر مال نے مغربی بنکاروں کو یہ بات کہہ کر حیران کر دیا کہ بیرونی ممالک میں ایک سازش تیار کی جارہی ہے جس کے ذریعے اربوں ارب روبل ڈالر کے بدلے خرید کر واپس سوویت یونین بھیجے جائیں گے اور اس سے افراطِ زر میں اضافہ کیا جائے گا۔ وزیر اعظم پیپ لوف نے سوئٹزر لینڈ، آسٹریا، کینیڈا اور بعض دوسرے ممالک کے بنکوں کو اس سازش میں ملوث قرار دیا ہے۔ اگرچہ ان تمام بنکوں نے اس بات کی "
ہے کہ ایسی کوئی سازش تیار کی جارہی ہے
انہوں نے یہ بھی کہا کہ مارکیٹ میں اتنے روبل موجود ہی نہیں ہیں جو سوویت یونین کی اقتصادیات پر اثر انداز ہوسکیں۔ روبل جیسے دوسری کرنسی میں تبدیل نہ کیا جاسکے کو ملک سے باہر بھیجنا ممنوع ہے اور وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ان کے پاس ایسی دستاویزات موجود ہیں جو اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ ڈالر کی بجائے بلیک مارکیٹ میں ایک بہت بڑی تعداد میں روبل خریدا جائے اور واپس سوویت یونین بھیجا جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ مغربی تاجروں پر کوئی حملہ نہیں کر رہے بلکہ وہ انکی مدد کے خواہاں ہیں۔ تاکہ جس بات کا انہوں نے ذکر کیا ہے وہ کامیاب نہ ہونے پائے۔ انہوں نے کہا کہ جب نجی طور پر لوگ روبل اور ڈالر کا تبادلہ کریں تو یہ ایسی بات ہے جسے کنٹرول کیا جاسکتا ہے لیکن اگر اس معاملے میں بنک ملوث ہوجائیں تو خطرہ بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ اور اسے کنٹرول کرنا تقریباً غیر ممکن ہوجاتا ہے۔ اگرچہ انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا کہ ہم کنٹرول حاصل کرلیں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم دراصل دیگر ممالک سے اس سلسلے میں مدد کے خواہاں ہیں۔ اپنی بات کا ثبوت پیش کرنے کے لئے انہوں نے جنیوا اور لندن کے بینکوں کی بعض دستاویزات دکھائیں۔ لیکن ان بینکوں کے خلاف کوئی دعویٰ دائر نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس بات کا امکان ہے کہ یہ دستاویزات جعل سازوں نے تیار کی ہوں۔

اس وقت سوویت یونین کا ایک بینک اس سلسلے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مختلف ذرائع استعمال کر رہا ہے۔ انہوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ مغربی بنکاروں نے ان کی بات کی تردید کی ہے یعنی ان بینکوں نے خاص طور پر کہا ہے کہ وہ ایسی کسی سازش میں ملوث نہیں ہیں۔ انہوں نے اپنے انٹرویو کے متعلق اسی بات کا بھی اظہار کیا کہ اسے غلط سمجھا گیا ہے۔ یہ انٹرویو مغربی تاجروں پر کسی صورت میں بھی حملہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم تو مغربی اتحادی دنیا سے ہر قسم کا تعاون کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں یہ تعاون ہم سب کے بھلے کی بات ہے۔ یہ سب لوگ جانتے ہیں کہ اس وقت رُوسی معیشت بہت گر چکی ہے اور اقتصادیات پر پورے طور پر کنٹرول کرنے کے لئے حکومت کو بہت کچھ کرنا پڑ رہا ہے۔ گذشتہ دنوں سوویت یونین کے متعلق یہ کہا گیا تھا کہ خورونوش کا سامان رکھنے والی دکانیں خالی پڑی ہیں اور لوگوں کو اپنی ضروریات خریدنے کے لئے لمبی لمبی قطاروں میں کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ بلکہ بعض خبروں میں تو یہ بھی بتایا گیا تھا کہ بعض اشیاء ایسی ہیں جن کے لئے خریداروں کو ایک دن سے زیادہ عرصہ دکانوں کے سامنے کھڑے ہونا پڑتا ہے۔

اگر یہ بات واقعی درست ہے کہ روبل خریدا جارہا ہے اور ایک سازش کے ذریعے اسے سوویت یونین میں واپس بھیج کر افراطِ زر میں اضافہ کیا جانا مقصود ہے۔ تو یہ بات سوویت یونین کے لئے بہت زیادہ تشویش کا باعث ہوسکتی ہے۔

گورباچوف منصوبہ

(کویت خالی ہونے سے پہلے لکھا گیا۔)

گذشتہ روز واشنگٹن پوسٹ نے بتایا کہ گورباچوف امن پلان میں صدر بش بعض تبدیلیاں کرنے کے خواہاں ہیں۔ ان میں سے ایک تبدیلی یہ ہے کہ عراق کو کویت خالی کرنے کے لئے صرف ۴ دن کی مہلت دی جانی چاہیئے۔ بعض سفراء نے اور انتظامیہ کے حکام نے اخبار مذکور کو بتایا کہ بش چاہتے ہیں کہ فوری طور پر جنگی قیدی رہا کئے جائیں۔ اور پوری تفصیل کے ساتھ یہ بتایا جائے کہ مائنز کہاں کہاں بچھائی گئی ہیں۔ اس سے قبل صدر بش نے گورباچوف پلان پر تنقید کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ ہمارے مقاصد کے حصول سے یہ بہت کچھ کم پیش کرتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ ہم جو فیصلے کرچکے ہیں اور ہم نے جو ٹارگٹ مقرر کئے ہیں۔ ان کا حصول ہمارے لئے ایک لازمی امر ہے۔ انہیں اس بات کا بھی شکوہ تھا کہ اس پلان پر عمل کرنے سے صدر صدام حسین حسب معمول برسر اقتدار رہیں گے۔

واشنگٹن پوسٹ نے یہ بھی بتایا ہے کہ صدر بش اور صدر میخائل گورباچوف دونوں گورباچوف امن پلان پر گفت و شنید میں معروف ہیں۔ عام طور پر یہ امر زیر بحث ہے کہ عراق کو کویت سے نکلنے کے لئے کوئی وقت نہیں دیا گیا۔ امریکیوں کی خواہش ہے کہ وہ جلد از جلد کویت سے نکلے کیونکہ ایسا کرنے سے اسے خاصی مقدار میں جنگی اسلحہ کویت میں چھوڑنا پڑے گا۔ ان کے وزیر خارجہ نے یورپ کے دورے پر جانے سے پہلے کہا کہ انہیں امید ہے کہ عراق جلد از جلد فیصلہ کرے گا کہ اسے کویت چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور نتیجتاً امریکہ امن کی تجاویز پر عمل درآمد کے لئے خاصہ صبر سے کام لے گا اور اس کا موقعہ فراہم کرے گا۔ وزیر موصوف نے کہا کہ چین کی حکومت چاہتی ہے کہ خلیج کا تنازعہ پر امن گفت و شنید کے ذریعے حل کیا جائے۔ اسی لئے وہ گورباچوف پلان کو اچھی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ جہاں تک صدر صدام حسین کے برسر اقتدار رہنے کا تعلق ہے۔ اور ایسا ہو تو ان کی فوج بھی باقاعدہ ان کے ساتھ رہے اس کا ذکر اقوام متحدہ کی قرار دادوں میں نہیں ہے۔ وہاں ان قرار دادوں میں عراق سے یہ توقع کی گئی ہے کہ وہ کویت خالی کر دے۔ اقوام متحدہ سے موصول شدہ ایک رپورٹ جس میں مغربی سفارتکاروں کے خیالات پیش کئے گئے ہیں کہتی ہے کہ امریکہ اور برطانیہ نے سوویت یونین سے کہہ دیا ہے کہ گورباچوف کی امن پلان انہیں قابل قبول نہیں ہے۔ اس میں عراق کے لئے کوئی ٹائم ٹیبل مقرر نہیں کیا گیا کہ وہ کب اور کس طرح کویت خالی کرے اور عراق کو اس بات پر مجبور کرنے کا عندیہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ وہ اقوام متحدہ کی تمام قرار دادوں پر عمل درآمد کرے۔ امریکہ اور برطانیہ دونوں نے ماسکو کو کہا ہے۔ کہ وہ چاہتے ہیں کہ بغداد اس بات پر راضی ہوجائے کہ وہ چار دنوں کے اندر اندر بغیر کسی شرط کے کویت خالی کر دے گا۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو یہ امن پلان قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ امریکہ اس بات پر اصرار کر رہا ہے کہ جب عراق کویت خالی کرے تو اپنے تمام ٹینک اور بھاری اسلحہ کویت ہی میں رہنے دے۔ اگرچہ برطانیہ کا یہ خیال ہے کہ یہ بات سیکورٹی کونسل کی قرار دادوں کی حدود سے بڑھنے والی ہے اور اصل بات جس پر اصرار ہونا چاہیئے وہ یہ ہے کہ سیکورٹی کونسل نے جو ۱۲ قرار دادیں منظور کی ہوئی ہیں ان تمام پر عراق عمل درآمد کرے نہ کہ صرف قرار داد نمبر ۶۶۰ پر۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ بغداد کو اس بات کا پابند کیا جائے گا۔ کہ کویتی حکومت کو دوبارہ برسر اقتدار لائے اور تمام جنگی قیدی واپس کرے۔ عراق کو کویتی جائدادوں کی تباہی کے سلسلے میں اور اسی طرح جنگی جرائم جو اس کی فوج کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں ان کا ازالہ کرنا پڑے گا۔

میں دوسرے نوجوانوں کو بھی اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ احمدیت کی ترقی بغیر قربانی اور بغیر وقف کے نہیں ہوسکتی انہیں بھی اس چیز کا احساس ہونا چاہئیے سینکڑوں ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے وقف کیا۔ مگر سینکڑوں انتظار کرنے والے بھی آگے آئیں تا ان کے نام اللہ تعالیٰ کے رجسٹر میں لکھے جائیں

(خطبہ جمعہ ۳ ستمبر ۱۹۴۹ء۔ مشعل راہ ص ۶۳۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نونہالانِ جماعت

بچوں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ حضرت فضلِ عمر کی جو تقریر ہم آپ کو پڑھا رہے ہیں اس کا ایک اور اقتباس پڑھیں:۔

چڑھائی اہلِ مکہ بر مدینہ

اہلِ مکہ نے جب دیکھا کہ مدینہ میں آپؐ کو اپنی تعلیم کے عام طور پر پھیلانے کا موقع مل گیا ہے اور لوگ کثرت سے اسلام میں داخل ہونے لگے ہیں تو انہوں نے متواتر مدینہ پر چڑھائیاں شروع کیں مگر ان لشکر کشیوں کا نتیجہ بھی اُن کے حق میں بُرا نکلا۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے برتری ثابت ہوئی۔ کیونکہ بڑی بڑی تیاریوں کے بعد مکہ والوں نے مدینہ پر حملہ کیا اور مسلمان ہر دفعہ تعداد میں ان سے کم تھے۔ عموماً ایک مسلمان تین اہلِ مکہ کے مقابلے پر ہوتا تھا۔ مگر پھر بھی غیر معمولی طور پر خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی اور اہلِ مکہ کو شکست ہوئی۔ بعض دفعہ بے شک مسلمانوں کو عارضی تکلیف بھی پہنچی مگر حقیقی معنوں میں کبھی شکست نہیں ہوئی، اور ان لشکر کشیوں کے دو نتیجے نکلے۔ ایک تو یہ کہ بجائے اس کے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تباہ ہوتے آپؐ سارے عرب کے بادشاہ ہو گئے۔ اور دوسرے یہ کہ ان لڑائیوں میں آپؐ کو کئی ایسے اخلاق دکھانے کا موقع ملا جو بغیر جنگوں کے مخفی رہتے اور اس سے آپؐ کی اخلاقی برتری ثابت ہو گئی۔ اسی طرح یہ بھی ثابت ہو گیا کہ آپؐ نے کیسی وفاداری اور قربانی کی رُوح ایک مُردہ قوم میں پھونک دی تھی۔

اطلاعات و اعلانات

درخواستِ دُعا مکرم خادم حسین رند صاحب کارکن فضلِ عمر ہسپتال ربوہ کی خوشدامن عرصہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم شفیع اللہ قریشی صاحب گارڈن ٹاؤن لاہور کو ۲۱ فروری کو سکوٹر کے ساتھ حادثہ کی وجہ سے سر پر چوٹ آئی ہے۔ جنرل ہسپتال لاہور میں زیرِ علاج ہیں۔

احباب ان کی صحت یابی اور درازئ عمر کے لئے دعا کریں۔

تقریب شادی عزیزہ مکرمہ فریدہ غازی صاحبہ بنت مکرم عبدالحمید غازی صاحب مقیم لندن کی شادی کی تقریب مورخہ ۲ مارچ ۱۹۹۱ء بروز ہفتہ ۵ بجے شام احاطہ دفاتر انصار اللہ پاکستان ربوہ میں منعقد ہوئی۔ ان کا نکاح تقریب رخصتی سے قبل مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مکرم خالد منیر صاحب ولد کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ربوہ کے ساتھ بعوض مبلغ چالیس ہزار روپے (۴۰،۰۰۰) حق مہر پر پڑھا۔ رخصتی کی تقریب میں تلاوت قرآن پاک اور دعائیہ اشعار پڑھے جانے کے بعد رشتہ کے بابرکت ہونے کی مولانا موصوف نے دعا کروائی۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔

دعائے نعم البدل:۔ مورخہ ۵ فروری کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو پہلا فرزند عطا فرمایا تھا جسکا نام اُسامہ فاروق رکھا گیا تھا۔ نومولود وقفِ نو میں شامل تھا۔ مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۹۱ء بروز جمعہ نومولود قضائے الٰہی سے وفات پا گیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔

(فاروق احمد کوکب۔ ضلع مظفر گڑھ علی پور)

تبدیلی سائیکل:۔ خاکسار کا سائیکل کسی دوست سے تبدیل ہو گیا ہے۔ جس دوست سے تبدیل ہوا ہے۔ وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

ملک محمد انور
مسلم کمرشل بینک ربوہ

تبدیلی نام:۔ میرا پہلا نام حمید اللہ تھا لیکن اب مجھے کوثر باجوہ ولد سراج الدین کے نام سے پکارا جائے۔ نام کی تبدیلی کا آج سے تقریباً بیس سال پہلے بھی اعلان کروایا تھا۔ لیکن اُس نام کی تبدیلی کے کاغذات اب مجھے مل نہیں رہے۔ لہٰذا میں یہ اعلان دوبارہ شائع کروانا چاہتا ہوں۔

کوثر باجوہ
۹/۳۵ فیکٹری ایریا ربوہ

اعلان گمشدگی:۔ مورخہ ۴ مارچ ۱۹۹۱ء بعد نماز مغرب محلہ دارالرحمت وسطی۔ پرائمری سکول کے قریب ایک نیلے رنگ کا پرس گم ہو گیا ہے۔ جس میں ایک لیڈی واچ اور ضروری چابیوں کا گچھا اور کچھ نقدی تھی اگر کسی صاحب کو ملا ہو تو علی ہاؤس عقب فضلِ عمر ہسپتال پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ جو صاحب مہربانی فرمائیں گے۔ ان کو مبلغ پانچ صد روپے بطور تحفہ پیش کئے جائیں گے۔

بقیہ: صـ۳ سے آگے

اور مخالفت کا زور ٹوٹ گیا۔

غرض ابو طالب کے لئے یہ بڑا امتحان تھا۔ وہ سارے شہر میں مکرم سمجھے جاتے تھے۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اب ان کی عزت جاتی رہے گی انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلوایا اور کہا کہ اے میرے بھتیجے! میں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ تو کرتا ہے۔ سچ سمجھ کر کرتا ہے۔ اور میں نے بھی ہمیشہ تیری مدد کی ہے اور تجھے دشمنوں سے بچایا ہے۔ مگر اب میری قوم کے لوگ میرے پاس آئے ہیں۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ یا تو اپنے بھتیجے سے کہو کہ تبلیغ میں نرمی کرے اور یا پھر اس سے قطع تعلق کر لو اگر میں ایسا نہ کروں تو قوم میرے ساتھ قطع تعلق کرے گی۔ اور تو جانتا ہے کہ قوم کا مقابلہ مشکل ہوتا ہے۔ اب تو بتا تیری کیا رائے ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے جس وقت یہ بات سنی آپؐ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اور آپؐ نے فرمایا۔ اے میرے چچا! میرے دل میں آپ کا بڑا ادب ہے۔ مگر سچائی کے مقابلے میں میں آپ کی بات ماننے کو تیار نہیں ہوں۔ اگر دشمن میرے دائیں طرف سورج اور بائیں طرف چاند لا کر کھڑا کر دیں تب بھی میں تبلیغ میں نرمی نہیں کروں گا۔ اور توحید کی اشاعت سے باز نہیں رہوں گا۔ میں آپ کے لئے ہر قربانی کرنے کو تیار ہوں۔ لیکن یہ بات آپ کی نہیں مان سکتا۔ آپ مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں۔ اور اپنی قوم سے صلح کر لیں۔ میرے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ اس پر باوجود اس کے ابو طالب کے لئے قوم کا چھوڑنا مشکل تھا۔ اس دلیرانہ جواب کو سن کر ان پر ایسا اثر ہوا کہ انہوں نے کہا کہ اگر قوم مجھے چھوڑتی ہے تو بے شک چھوڑ دے۔ میں تجھے نہیں چھوڑوں گا۔ ابو طالب کے اس جواب کی اہمیت کا پورا اندازہ وہ لوگ نہیں لگا سکتے جو تاریخ سے ناواقف ہونے کی وجہ سے ایک اور واقع کو نہیں جانتے جس سے ابو طالب کی قلبی کیفیت کا پتہ چلتا ہے۔ اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہیں اپنی قوم سے کتنی محبت تھی۔ جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو ان سے بہت ہی محبت تھی۔ ان کی قربانیوں اور حسن سلوک کی وجہ سے آپؐ کو اس بات سے سخت دکھ ہوا کہ آپ مسلمان ہوئے بغیر مر رہے ہیں۔ آپ کبھی ان کے دائیں جاتے کبھی بائیں اور کہتے کہ اے چچا اب موت کا وقت قریب ہے کلمہ طیبہ کہہ دیجئے۔ مگر ابو طالب خاموش رہے اور کچھ جواب نہ دیا۔ آخر رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے بہت اصرار کیا۔ آپ پر رقت طاری تھی۔ اور آپ بار بار کہتے تھے کہ اے چچا ایک دفعہ کلمہ پڑھ لیں۔ تاکہ میں خدا کے حضور کہہ سکوں کہ آپ نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ لیکن ابو طالب نے آخر میں یہی جواب دیا کہ میں اپنی قوم کے دین کو نہیں چھوڑ سکتا۔ گویا ان کو اپنی قوم سے اتنی محبت تھی کہ اسکے بغیر جنت میں بھی جانا نہ چاہتے تھے۔ مگر اپنی قوم سے اس قدر شدید محبت رکھنے والے شخص پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے بہادرانہ جواب کا یہ اثر ہوا کہ اس نے کہہ دیا کہ اچھا اگر قوم مجھے چھوڑتی ہے تو چھوڑ دے میں تم کو نہیں چھوڑوں گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند طلباء کیلئے خصوصی ہدایات

جو نوجوان امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے وقف کا ارادہ رکھتے ہیں وہ درج ذیل امور کی طرف توجہ فرمائیں:۔

۱۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور سلسلہ احمدیہ کی کُتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔
۲۔ قرآن کریم ناظرہ صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں۔
۳۔ دینی معلومات اور معلوماتِ عامہ کو بہتر بنائیں۔
۴۔ میٹرک / ایف اے کے امتحان یا نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔
۵۔ درخواست میں نام۔ ولدیت۔ تاریخ پیدائش اور مکمل پتہ درج کیا جائے۔
۶۔ امتحان کے نتیجہ کے فوراً بعد اپنے نتیجۂ امتحان کی اطلاع دی جائے۔
۷۔ میٹرک / ایف اے کا امتحان دینے والے ایسے نوجوان جن کے والدین نے ان کو پہلے وقفِ اولاد کے تحت وقف کیا ہُوا ہے یا جنہوں نے خود پہلے وقف کیا ہُوا ہے وکالت دیوان کی سابقہ چٹھی کا حوالہ ضرور دیں۔
۸۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو دو دفعہ ہوگا۔ ایک انٹرویو صوبہ پنجاب کے بورڈز کے نتائج کے بعد اور دوسرا دیگر صوبہ جات کے بورڈز کے نتائج کے بعد ہوگا۔ انٹرویو کی معیّن تاریخ کا اعلان میٹرک کے نتائج کے بعد کر دیا جائے گا۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

کرو۔ اس کی مثال اس نے یہ دی کہ میرا ایک ہی بیٹا تھا۔ وہ تین سال تک بیمار رہا۔ میری بیوی اسے مختلف جگہوں پر لے کر جاتی رہی یعنی مرحبو کے پاس مگر نتیجہ یہ نکلا کہ آخر کار وہ پانچ سال کی عمر میں فوت ہو گیا۔ اولاد کے حصول کی خواہش میں وہ بہت سے مرحبو کے پاس گئی۔ بہت پیسہ ضائع کیا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخر کار تھک ہار کر بیٹھ گئی اور خدا سے دعائیں کرنے لگی۔ ایک دن اس کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ تم احمدیہ ہسپتال کیوں نہیں جاتی۔ پھر وہ وہاں گئی اور احمدی لیڈی ڈاکٹر نے اس کا علاج کیا کچھ دوائیں بھی دیں۔ نتیجۃً اسے حمل قرار پایا اور خدا نے ہمیں پھر ایک بیٹا عطا کیا اور وہ عورت اس وقت چرچ میں اپنے بیٹے کو لیکر بیٹھی ہوتی ہے۔"

"میرے استفسار پر جب میری ہمسائی نے اس مریضہ کا نام بتایا تو مجھے تو اپنی یہ مریضہ بہت اچھی طرح یاد ہے۔ وہ عیسائی ہے اور واقعی میرے علاج کے بعد محض خدا تعالیٰ کے فضل اور حضور پُر نور کی دعاؤں کے طفیل اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ اس عورت کی ایک بیٹی پندرہ سال کی ہے اور بیٹا ۱۹۸۰ء میں پیدا ہوا تھا اور ۱۹۸۵ء میں فوت ہو گیا اور اس وقت یعنی ۱۹۸۵ء سے وہ علاج کروا رہی تھی۔

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

نہیں تھا۔ کپڑے کی صفائی ضروری ہے لیکن یہ سمجھنا کہ کپڑے کو صاف ستھرا رکھنا کہ مٹی بھی نہ لگے یہ اتنا بڑا ثواب ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی ثواب ہی نہیں یہ غلط ہے۔ جب تکلّف بیچ میں آجائے گا تو کپڑے کی صفائی بھی گناہ بن جائے گی یعنی اس حد تک صفائی کہ مٹی لگی ہی نہ ہو۔ کوئی داغ نہ لگا ہُوا ہو۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ نومبر ۱۹۸۱ء)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس 200/-
SPERMATOZOA COURSE
عورتوں کیلئے کورس 75/-
STERILITY COURSE
ATHRA COURSE 90/- اٹھراء کورس
تفصیلی لٹریچر مفت
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: ۷۰۱، ۶۰۶، ۶۰۷

خبریں

ملکی خبریں

○ صدر پاکستان نے کہا ہے کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی درست ہے اس میں کوئی تبدیلی کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کے مشیر برائے دفاع سید اجلال حیدر زیدی نے استعفیٰ نہیں دیا اور نہ ہی ان کے خلاف کسی کارروائی کا کوئی سوال پیدا ہوتا ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نواز شریف کو اس مسئلے پر کوئی خط نہیں لکھا اخبار والے جو جی میں آئے لکھ دیتے ہیں کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ہماری حکومت کو کوئی خطرہ نہیں ہم اپنی مدت پوری کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اخبارات بلاوجہ سنسنی خیز سرخیاں دے رہے ہیں۔ مولانا نیازی کے استعفیٰ کے بارے میں انہوں نے کہا کہ اس کا شریعت بل سے کوئی تعلق نہیں۔ امریکی امداد کی بندش کے بارے میں انہوں نے کہا کہ ہم نے کہہ دیا ہے کہ اب ہوش سے بات کرو اب نواز شریف وزیر اعظم ہے۔

○ بلوچستان کے گورنر جنرل محمد موسیٰ خان ۸۳ سال کی عمر میں کوئٹہ میں انتقال کر گئے۔ وہ عام سپاہی سے بھرتی ہو کر پاک فوج کے سربراہ بننے والے واحد فرد تھے۔ وہ مغربی پاکستان کے سابق گورنر بھی رہے۔

○ سندھ میں سینٹ کی تین خصوصی نشستوں پر تینوں امیدوار بلا مقابلہ کامیاب ہو گئے۔ ان میں سے ایک نشست پی ڈی اے کو ملی ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ روس کی سپریم سوویت نے ملکی آئین کے بارے میں ریفرنڈم کرانے کی منظوری دے دی ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ یہ ریفرنڈم کروانے کے فیصلے سے گورباچوف نے بڑا خطرہ مول لیا ہے اس سے روس ٹکڑے ٹکڑے ہو سکتا ہے۔

○ ۲۷ امیر ملکوں کی طرف سے غریب ملکوں کے لئے ۸۳ کروڑ ڈالر کی امداد کا اعلان کیا گیا ہے۔

○ دنیا میں اس وقت پندرہ ترقی پذیر ممالک کے خلاف بلاسٹک میزائلوں کا ذخیرہ موجود ہے۔ یہ میزائل سکڈ میزائلوں سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔

○ بھارتی فوجیوں نے سری نگر میں پانچ مسلمان شہریوں کو گولی مار کر شہید کر دیا۔ مقبوضہ وادی کے دوسرے حصوں میں مختلف واقعات میں ایک پولیس کانسٹیبل اور ایک حریت پسند سمیت دس افراد ہلاک اور دس زخمی ہو گئے۔

○ ایران نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ وہ عراق ایران جنگ کے تاوان کے طور پر عراق کے طیارے رکھ لیں گے۔ ایرانی لیڈر ابراہیم حبیبی نے کہا کہ پرانے عراقی طیارے ہمارا نقصان پورا نہیں کر سکتے ہمارا اس جنگ میں ۹ کھرب ڈالر کا نقصان ہوا ہے ہم اس کی مکمل تلافی کا مطالبہ کریں گے۔

الفضل میں اشتہار دے کر تجارت کو فروغ دیں

ڈیفنس سوسائٹی میں پہلی بار
ماسٹر واچ کمپنی اینڈ ویڈیو فنکشن
ریکارڈنگ کیلئے تشریف لائیں
گھڑیوں کی سیل اور اعلیٰ سروس
سوئٹزرلینڈ کے سند یافتہ ماہرین
پتہ ماسٹر واچ کمپنی برانچ ۲
5۔ سخی پلازہ مین بولیوارڈ
ڈیفنس سوسائٹی روڈ۔ لاہور